





تلق۔

نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے، ارشاد الہی ہے ”اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرتے ہو، پھر تم نے انہیں پھونے سے پہلے ہی طلاق دیدی ہو تو ان کے ذمہ تمہاری کوئی عدت واجب نہیں ہے جس کی گنتی تمہیں شمار کرنی ہو، لہذا انہیں کچھ تحفہ دیدو اور انہیں خوبصورتی سے رخصت کردو“، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے اور اس سلسلہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ، سعید بن المسیب، عروہ بن زبیر، ابو بکر بن عبد الرحمن، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابان بن عثمان، علی بن حسین، شریح، سعید بن جیمیر، قاسم، سالم، طاؤس، حسن، عکرمہ، عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جیمیر، محمد بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبد الرحمن، عمرو بن ہرم اور شعبی رحمہم اللہ سے روایت منقول ہے کہ (مذکورہ بالا صورت میں) عورت کو طلاق نہیں ہوتی۔

لہذا اس شخص کو مزید مشکلات سے بچنے کے لئے چاہئے کہ وہ اپنی اس قسم کا کفارہ ادا کر لے اور اپنی اس قسم سے باہر نکل آئے۔

نیز دوسری بات یہ ہے کہ اگر قسم کا مقصد کسی کام سے بچنا یا کسی کام کی ترغیب ہو تو اسے طلاق واقع نہیں ہوتی، بلکہ اس پر کفارہ لازم ہے۔ یہاں اگر اس کا مقصد اپنے آپ کو ان گناہوں سے روکنا مقصود تھا تو پھر طلاق واقع نہیں ہوتی، یہ محض قسم ہے جس کا کفارہ لازم ہے۔ امام ابن تیمیہ، شیخ صالح العثیمین اور شیخ ابن باز کا یہی موقف ہے۔

حدامہ عمدی والنداعلم بالصواب

## فتویٰ کمیٹی

### محدث فتویٰ